انعامی اسکیمیں

س : بڑی بڑی مارکیٹیں اور کمپنیاں گاہکوں کو زیادہ سے زیادہ راغب کرنے کے لیے انعامی اسکیمیں پیش کرتی ہیں جن میں شرکت کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ آپ متعلقہ کمپنی کی کوئی چیز خریدیں تو وہ آپ کو مفت کوپن دیتے ہیں جسے پر کر کے آپ متعلقہ فرد کے حوالے کر دیتے ہیں۔ مقررہ مدت کے بعد مذکورہ کمپنیاں جمع شدہ تمام کوپن اکٹھے کر کے قرعہ اندازی کے ذریعے چند افراد کو بھاری انعامات دیتی ہیں اور ان کی خوب تشہیر بھی کرتی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا اس طرح کی انعامی اسکیموں میں حصہ لینا درست ہے اور ان سے حاصل شدہ انعامات ذاتی استعمال میں لائے جاسکتے ہیں؟

ج : انعامی بانڈز کی جو اسکیمیں مختلف ناموں سے بنکوں یا حکومتی اداروں کی طرف سے ملک میں چل رہی ہیں، مثلاً "کروڑ پتی سکیم" اور "مالا مال سکیم" یہ تو ناجائز ہیں اور سود اور جوئے، دونوں پر مشتمل ہیں۔ البتہ تاجروں کی جن انعامی اسکیموں کا آپ نے ذکر کیا ہے یہ جائز ہیں بشرطیکہ چیزیں مارکیٹ کے نرخ سے زیادہ قیمت پر فروخت نہ کی جائیں بلکہ اصل قیمت پر فروخت کی جائیں اور کوپنوں پر قرعہ اندازی کے ذریعے انعام دیا جائے۔ اس پر کوئی اعتراض نہیں آتا، اس لیے کہ خریدار نے جو رقم تاجر کو دی ہے اس کے بدلے میں اسے چیز مل گئی ہے اور انعام دکاندار نے اپنے مال کی مشہوری کے لیے اور لوگوں کو راغب کرنے کے لیے دیا ہے۔ لیکن اگر ۱۰۰ روپے کی چیز ۱۵۰ روپے میں خریدی گئی تھی اور ۵۰ روپے زائد انعام ملنے کی امید پر دیے گئے ہیں تو یہ جوئے کی شکل بن جاتی ہے اور یہ ناجائز ہے۔ (ع - م)

لڑکی کی رضامندی: ایک وضاحت

س : ترجمان القرآن (جون ۱۹۹۹) میں آپ کا جواب بہ سلسلہ "لڑکی کی رضامندی" شائع ہوا جو فی نفسہٖ درست موقف پر مبنی ہے۔ لیکن اس میں غصے یا ردعمل کی ایک بڑی بنیاد خط و کتابت وغیرہ کا سلسلہ ہے۔ ماضی کے معاشروں کی نسبت عصر حاضر کے مسائل و معاملات میں بہرحال تغیر واقع ہوا ہے۔ جس میں خط و کتابت، فون، ای میل، کلاس نوٹس اور تہنیت کارڈ وغیرہ سب کے موثر ہونے کا امکان موجود ہے۔ آپ نے اپنے جواب میں اس براہ راست سلسلہ جنبانی پر جو کلام نہیں کیا، وہ میری ناقص عقل کے مطابق فتنے کا باعث بن سکتا ہے۔ براہ کرم وضاحت فرمایئے، تاکہ سماجی سطح پر فتنے سے بچا جا سکے۔